وَاِذْ	قَالَ	مُوْسٰى	لِقَوْمِهٖ
اور جب	کہا	موسیٰ نے	اپنی قوم سے
يٰقَوْمِ *	اِنَّكُمْ	ظَلَمْتُمْ	اَنْفُسَكُمْ
اے میری قوم	یقیناً تم	تم نے ظلم کیا	اپنی جانوں پر (لفظی ترجمہ ہے 'تمہاری جانیں')

*یَا حرفِ نداء ہے اور **قَوْمِي** کی یائے متکلم گری ہوئی ہے۔

بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ *	فَتُوْبُوْٓا **	اِلٰى بَارِئِكُمْ
بچھڑے کو (معبود) بنا کر	پس تم توبہ کرتے ہوئے متوجہ ہو	اپنے پیدا کرنے والے کی طرف

*اِتِّخَاذ کا معنی ہے "بنانا" اور اِتِّخَاذِكُم "تمہارا بنانا"۔ الْعِجْلَ: بچھڑا

ہم پہلے پڑھ چکے ہیں کہ **تَابَ کے فعل کے بعد اگر "**عَلٰي**" آجائے تو وہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے یعنی "اللہ توبہ قبول کرتے ہوئے جھکا"۔ لیکن اگر **تَابَ** کے بعد **اِلٰي** آئے تو یہ انسان کی طرف سے ہوتا ہے یعنی "وہ توبہ کرتے ہوئے جھکا"

فَاقْتُلُوْٓا	اَنْفُسَكُمْ	ذٰلِكُمْ	خَيْرٌ
اور قتل کرو	اپنی جانوں کو	یہ	بہت بہتر ہے

فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ کا یہ مطلب نہیں کہ خودکشی کرو بلکہ مراد یہ ہے کہ اپنے اندر جو نفس امارہ ہے جو گناہ کی طرف لے جاتا ہے اس کو مارو۔

لَّكُمْ	عِنْدَ بَارِئِكُمْ	فَتَابَ عَلَيْكُمْ *	اِنَّهٗ
تمہارے لیے	تمہارے پیدا کرنے والے نزدیک	پس وہ توبہ قبول کرتے ہوا جھکا	یقیناً وہ

*یہاں **تَابَ** کے بعد **عَلٰي** آیا ہے یعنی اب خدا کے حوالہ سے بات ہو رہی ہے۔

هُوَ	التَّوَّابُ	الرَّحِيْمُ	
وہ	بہت توبہ قبول کرنے والا	بار بار رحم کرنے والا	

اِنَّهٗ هُوَ	یقیناً وہی
وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِىِٕكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِىِٕكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۵﴾	
اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا، اے میری قوم! یقیناً تم نے بچھڑے کو (معبود) بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ پس توبہ کرتے ہوئے اپنے پیدا کرنے والے کی طرف متوجہ ہو اور اپنے نفوس کو قتل کرو۔ یہ تمہارے لئے تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک بہت بہتر ہے۔ پس وہ تم پر توبہ قبول کرتے ہوئے مہربان ہوا۔ یقیناً وہی بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔	